رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور پاکستان

الفضل

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۲ | ۲۳ ر وفا ۱۳۲۷ ھش | ۱۵ ر رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۲۳ ر جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۶۶

آج جمعہ کی نماز احباب اپنی اپنی جگہ ادا فرمائیں

چونکہ مسلسل بارش کی وجہ سے مرکزی جگہ پر جہاں نماز جمعہ ہوتی ہے سخت کیچڑ وغیرہ ہوگیا ہے۔ اس لئے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آج نماز جمعہ دوست اپنی اپنی جگہ ادا فرمائیں۔ حلقہ رتن باغ میں نماز جمعہ مسجد کے کمروں میں ہوگی قائمقام ناظر تعلیم و تربیت

کشمیر کمیشن ایک ہراول پارٹی کشمیر بھیج رہا ہے

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ کشمیر کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایک ہراول پارٹی کشمیر کی صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیج رہا ہے یہ پارٹی دو ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ اعلان میں امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ ہراول پارٹی کے فوجی جائزہ لینے سے کمیشن کو اپنے کام میں کافی مدد ملیگی

کیا روسی فوج میں بغاوت ہو جائیگی

لنڈن ۲۲ ر جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ روس کی سرخ فوج میں باغیانہ عنصر کافی زور پکڑ گیا ہے چنانچہ فوج میں ایک خفیہ تنظیم قائم ہو چکی ہے جس نے اپنے پمفلٹوں میں روس کی جنگی تیاریوں کی مذمت کی ہے۔

چٹاگانگ کی ضلع مسلم لیگ توڑ دی گئی

ڈھاکہ ۲۲ ر جولائی۔ مشرقی بنگال کے انتخابی بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ چٹاگانگ کی ضلع مسلم لیگ کو توڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے موجودہ عہدیدار عوام کا اعتماد کھو چکے ہیں

اتحادی ثالث نے یہودیوں کی عہد شکنی کے خلاف تحقیقات کا حکم دے دیا

عربوں کو یو۔ این او سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے (وزیر اعظم عراق)

روئٹرز ۲۲ ر جولائی۔ اتحادی اقوام کے مقرر کردہ ثالث کونٹ برنا ڈوٹ نے اپنے مبصرین کو حکم دے دیا ہے۔ کہ عربوں نے یہودیوں کے خلاف فلسطین میں عارضی امن کی پابندی توڑنے کی جو حرکات کی ہے۔ ان کی فوری تحقیقات کی جائے۔ چنانچہ مبصرین آج فلسطین روانہ ہو گئے ہیں۔ کچھ مبصرین حیفہ ٹھہریں گے اور کچھ تل ابیب جا رہے ہیں۔ امریکہ کے جو حکام مبصرین کی حیثیت سے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ وہ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کام کریں گے۔

آج فلسطین میں لڑائی کا زور کم ہو گیا۔ لیکن جنوب میں مصری دستوں اور شمال مشرق میں شامی دستوں سے یہودیوں کی جنگ بدستور ہو رہی ہے۔ عراق کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا عراق کی حکومت اور عوام نے آخر دم تک جنگ جاری رکھنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ عرب ممالک کو مجلس اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔

سر محمد ظفر اللہ خان کی زیر صدارت تقریر

لاہور ۲۲ ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ مورخہ ۲۳ جولائی بروز جمعہ رات کے نو بجے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیرز کے زیر اہتمام پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی صدارت میں ایک جلسہ ہوگا۔ جس میں انڈونیشین ریپبلک کے متعلق تقاریر ہونگی

مسلمانوں کی گرفتاریاں

پٹنہ ۲۲ ر جولائی۔ مقامی پولیس نے آٹھ مختلف مقامات پر چھاپے مار کر متعدد مسلمانوں کو گرفتار کر لیا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان مسلمانوں پر حکومت نظام کے جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔

برطانیہ پاکستان کی اقتصادی ترقی میں اسکی پوری مدد کریگا

(برطانوی وزیر خزانہ)

سٹرلنگ کے قرضے کے سمجھوتے کی تفصیلات

کراچی ۲۲ ر جولائی گزشتہ دنوں سٹرلنگ کے قرضے کے متعلق پاکستان اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا کل رات ایک پریس نوٹ میں اس کے سلسلہ میں برطانوی وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس اور پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کی خط و کتابت شائع کی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ فروری میں اس سلسلے میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی میعاد ۳۰ ر جون ۱۹۵۱ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ ۳۰ ر جون کو پاکستان کے حساب نمبر ایک میں ۲۰ لاکھ پونڈ کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ تاکہ پاکستان اپنی ضرورت کا سامان خرید سکے۔ اور مہاجرین کو بسانے کی سکیم پر عمل کر سکے۔

برطانوی وزیر خزانہ سر کرپس نے اپنے آخری خط میں یقین دلایا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے گا برطانیہ پاکستان کو ایک آزاد مملکت کی حیثیت میں اقتصادی ترقی کرنے کے سلسلہ میں پوری پوری مدد دیگا۔

ہندوستان فقیر ایپی کو پاکستان کے خلاف اکسا رہا ہے

خان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد کا بیان

کراچی ۲۲ جولائی۔ خان عبد القیوم خان وزیر اعظم صوبہ سرحد نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا اس امر کے کافی ثبوت موجود ہیں۔ کہ انڈین یونین فقیر ایپی کو اکسا رہی ہے۔ تاکہ وہ پاکستان کی سرحد پر گڑبڑ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن ہم نے اسے ناکام کر دیا ہے۔ آپ نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اگر کشمیر کے عوام کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کا حق دے دیا جائے۔ تو پاکستان کشمیر کمیشن سے پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

وزیر اعظم سرحد نے صوبہ سرحد کی عام صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے ہنگامی حالات کی وجہ سے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے لیکن تاحال اس کے ماتحت کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہم افغانستان کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ لیکن جو کوئی پاکستان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا۔ ہم پوری قوت سے اس کا مقابلہ کریں گے۔

ایران اور افغانستان کا تنازعہ

طہران ۲۳ جولائی۔ اب اس بات کا امکان نظر آرہا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے مجلس تحفظ کے سامنے پیش ہوئے بغیر افغانستان اور ایران کے مابین دریائے ہیرمند کا تنازعہ دوستانہ طور پر فیصل ہو جائیگا بظاہر امریکہ کی اعانت سے ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ اس کمیشن کے ممبروں کو تین غیر متعلق ممبر نامزد کریں گے۔ ایران اور افغانستان اس کمیشن کے فیصلے کو منظور کریں گے۔

حکومت نظام کی طرف سے گوا کی بندرگاہ کا مطالبہ

حیدر آباد ۲۲ ر جولائی۔ حکومت نظام نے جو قرطاس ابیض شائع کیا ہے۔ اس میں معاہدے کا وہ مسودہ بھی شامل ہے۔ جو حکومت نظام نے انڈین یونین کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی غرض سے تیار کیا تھا۔ اس مسودہ میں علاوہ اور امور کے یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ انڈین یونین گوا کی بندرگاہ حیدر آباد کو دیدے۔ اور ریاست کو بندرگاہ سے ملانے کی غرض سے ریلوے لائن بنانے کی بھی اجازت دے دے۔ مسودہ میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو انڈین یونین اخراجات اور منافع میں شریک ہو سکتی ہے۔ واضح رہے کہ معاہدے کے اس مسودہ کو انڈین یونین کے ریاستی محکمہ نے نامنظور

تیل کی کھدائی کا کام

کراچی ۲۲ ر جولائی پاکستان کے محکمہ صنعت کے سیکرٹری نے کراچی سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر تیل کی دریافت کے سلسلے میں کھدائی کے کام کا معائنہ کیا۔ یہ کھدائی برما آئل کمپنی کے ماتحت ہو رہی ہے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کھدائی کا کام ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قلب یورپ میں احمدیت!

جرمنی میں تبلیغ کا رستہ۔ دو نئی بیعتیں

رپورٹ ماہ جون

از مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب واقف تحریک جدید (زیورک)

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار
(المسیح الموعود)

خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں کچھ دنوں کے لئے دشمن ملک جرمنی میں جانے کی اجازت مل گئی چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خاکسار مورخہ ۱۰ جون کو زیورک سے ہیمبرگ کے لئے روانہ ہوا اس سفر کی غرض تبلیغ تو تھی ہی ہیمبرگ میں ہمارے قبل سے پانچ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے تھے ان سے ملاقات اور دینی امور میں ان کی رہنمائی بے حد ضروری تھی مختلف قسم کے روڑے اٹکانے کے بعد آخر حکام نے اجازت دیدی۔ جس سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی سعی کی گئی۔ خاکسار ۱۱ جون کی صبح کو بروز جمعۃ المبارک ہیمبرگ کے سٹیشن پر اترا تو خاکسار کی نظروں کے سامنے وہی موقعہ آگیا جو اگست ۱۹۴۵ء میں یورپ کی سرزمین پر بالعموم اور ملک انگلستان کے ساحل پر بالخصوص پورٹول کے مقام پر قدم رکھتے ہوئے میسر آیا تھا یقیناً یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے کہ وہ ہم ناچیز اور ناتجربہ کار وجودوں سے تبلیغ اسلام کا اہم کام لے رہا ہے۔ احمدیت کی ترقی کی دعاؤں کے ساتھ خاکسار گاڑی سے اترا۔ اور ان مخلص اور صادق احمدی بھائیوں سے ملا جن سے خط و کتابت تو عرصہ سے تھی لیکن ملاقات کا پہلا موقعہ تھا۔

جرمنی میں پہلی نماز جمعہ

نماز جمعہ کے لئے احباب کو پہلے سے اطلاع کی جا چکی تھی۔ مقررہ مقام پر خاکسار پہنچا۔ بعض دوست موجود تھے۔ بعض کا کچھ دیر انتظار کیا گیا۔ اور پھر نماز جمعہ ادا کی گئی۔ خطبہ میں خاکسار نے احمدیت کے قیام کی غرض احباب کے ذہن نشین کرائی اور ایک احمدی پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا ذکر کیا۔ دین کو سیکھنے اور پھیلانے کی ضرورت واضح کی۔ نماز جمعہ کے بعد ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جرمنی احمدیوں کی طرف سے قادیان کی صورت حالات کے بارہ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جلد سے جلد ہمارے مقدس مرکز کو ہمیں واپس دلائے اس کے بعد افراد جماعت کے ساتھ مل کر دینی امور پر گفتگو ہوتی رہی۔

احباب نے مجھ سے باری باری ملنے کا پروگرام بنا رکھا تھا جس کے مطابق ایک ہفتہ تک یہ سلسلہ جاری رہا اس دوران میں بعض زیر تبلیغ اشخاص سے تبلیغی ملاقاتیں بھی کی گئیں۔ ایک روز اچانک برلن سے ہمارے مخلص اور جوشیلے احمدی بھائی عبدالشکور کنزے آ پہنچے انہیں مل کر از حد خوشی ہوئی۔ انہیں خاکسار کی آمد کی اطلاع ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ کسی نہ کسی طریق سے ملنے کے لئے آنے میں کامیاب ہو گئے۔

جرمنی میں تبلیغی ملاقاتیں

ایک روز ایک صاحب ہرڈنکر کے ہاں گیا۔ بعض احمدی احباب بھی ساتھ تھے۔ ہرڈنکر کی بیوی اور ایک اور زیر تبلیغ صاحب ہرگریٹ بھی موجود تھے۔ وہاں ان سے اسلام کے متعلق باتیں ہوئیں۔ عورت کے درجہ کے بارہ میں ان کی بیوی کے بعض سوالات تھے۔ جن کے جواب دیئے اور بائیبل میں بیان شدہ عورت کے درجہ کا اسلامی تعلیم کے ساتھ موازنہ کیا۔ اسلامی تعلیم کے بعض دوسرے پہلو بھی زیر بحث آئے۔ دو روز کے بعد یہی صاحب معہ اپنی بیوی کے مکان پر ملنے کے لئے آئے۔ انہیں حضرت مسیح موعود کی آمد۔ حضور کی پیشگوئیاں جنگوں کی پیش خبریاں حضرت امیر المومنین کے بعض معرکۃ الآرا رویا مثلاً امریکہ کا برطانیہ کو اٹھائیس سو ہوائی جہاز دینا مسٹر ہربرٹ ماریسن کے متعلق انگلستان کے عام انتخابات ۱۹۴۵ء سے پہلے کی پیشگوئی وغیرہ امور بیان کئے

ایک روز ایک صاحب ہمر شوبرٹ جو لاسیوری پارٹی کے ساتھ تعلق رکھتے تھے ان سے ملاقات کی ان کی بیوی بھی عرصہ سے مسلمان ہیں۔ انہیں اختلافی مسائل کی تفصیل بتائی گئی۔ اور خلافت سے وابستگی کی اہمیت واضح کی۔

جرمنی میں دوسری نماز جمعہ

مورخہ ۱۸ جون کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے احباب جمع ہوئے نماز سے پہلے ہر عمر شوبرٹ اور ان کی اہلیہ خدیجہ شوبرٹ نے سیدنا حضرت امیر المومنین کے حضور بیعت فارم پر کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ان کا ایک لڑکا بھی بعمر ۱۰-۱۱ برس کا ہے۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ خدا تعالیٰ ان کے وجود کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

خطبہ جمعہ میں احباب کو جلد سے جلد دینی امور سیکھنے کی تلقین کی گئی۔ مرکز سے تعلق اور سیدنا حضرت امیر المومنین سے براہ راست خط و کتابت کی تحریک کی۔ اور اعلان کیا کہ برادرم عبد اللہ گہنے صاحب جماعت کے سیکرٹری کے طور پر کام کریں گے۔ اور ضرورت کے مطابق بعض دوسرے احباب کا تعاون حاصل کریں گے۔ امید ہے کہ جلد ہی اب وہاں ٹریکٹ شائع کئے جائیں گے

نماز جمعہ کے بعد ایک شادی کا اعلان کیا گیا۔ ہر عبد اللہ گہنے کی شادی گذشتہ سال ہوئی تھی۔ لیکن ان کی خواہش تھی کہ اس کا اعلان اسلامی طریق پر بھی کیا جائے۔ چنانچہ ہر عبد اللہ گہنے اور محترمہ مبارکہ گہنے کی شادی کا اعلان ایک ہزار جرمن مارک حق مہر کے ساتھ کیا گیا۔ خدا تعالیٰ برکت کرے آمین

ہیمبرگ کے عرصہ قیام میں ہر عبد اللہ گہنے کو نماز کی جملہ تفاصیل سمجھائی گئیں۔ اور ضروری امور نوٹ کر کے دیئے تا وہ دوسروں کو عمدگی کے ساتھ سکھا سکیں۔ یہ ہمارے بھائی بہت مخلص نوجوان ہیں۔ بہت سادہ طبیعت پائی ہے۔ ماہر ترجمان ہیں۔ انگریزی۔ فرانسیسی، اطالوی اور روسی زبانوں سے جرمنی میں بخوبی ترجمہ کر سکتے ہیں۔ آج کل علاوہ اپنی دوسری مصروفیات کے اردو زبان بھی سیکھ رہے ہیں۔ تا حضرت مسیح موعود کی تصانیف مطالعہ کر سکیں اور ان کا ترجمہ کر سکیں ان کی بیوی محترمہ مبارکہ بھی بہت نیک طبیعت اور مخلص احمدی خاتون ہیں۔ امید ہے کہ دونوں دوسرے احمدی مرد و عورتوں کو دینی امور سکھا سکیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

جرمنی سے واپسی

مورخہ ۲۰ جون کو خاکسار ہیمبرگ سے واپس روانہ ہوا اسٹیشن پر احمدی اور دوسرے احباب موجود تھے۔ مختصر سی دعا کے ساتھ خاکسار سب سے رخصت ہوا۔ اور ہالینڈ اور فرانس کے راستہ واپس زیورک پہنچ گیا۔ ہالینڈ میں برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب و مولوی غلام احمد بشیر صاحب اور چوہدری عبد اللطیف صاحب سے نیز نومسلم ڈچ نوجوان عبد الرحمن کوپے سے ملاقات ہوئی۔ اور فرانس میں برادرم ملک عطاء الرحمن صاحب سے نیز مکرم عبد السلام صاحب آف جھنگ بھی۔ جو ان دنوں پیرس میں تھے۔ آپ امسال کیمبرج یونیورسٹی کے بی۔ اے آنرز کے امتحان میں اول آئے ہیں فالحمد للہ اللہ تعالیٰ بیش از بیش ترقیات دے۔ آمین۔

سوئٹزرلینڈ میں ساتویں تبلیغی میٹنگ

جرمنی جانے سے قبل یہاں ایک میٹنگ مورخہ ۸ جون کو منعقد کی گئی۔ انفرادی دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اخبار میں اعلان بھی کروایا

خاکسار نے "گناہوں کی معافی" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور اسلامی نقطہ نگاہ کو پیش کیا۔ عیسائی عقیدہ دربارہ ازالۂ گناہ کو رد کیا۔ اور بتایا کہ سچی امید ہمیں اسلام ہی دلاتا ہے تقریر کے بعد سوالات ہوئے بہت سے حاضرین نے اس بات کا اقرار کیا کہ واقعی عیسائی عقائد سمجھ سے بالا ہیں۔ اور نہ انہیں کوئی ثابت کر سکتا ہے۔ یہ سلسلہ قریباً سوا دو گھنٹے جاری رہا۔ اس کے بعد میٹنگ برخاست ہوئی۔ بعض لوگوں نے انفرادی گفتگو کرنی چاہی۔ چنانچہ کچھ مزید وقت ان سے باتیں ہوتی رہیں

متفرق

ایک صاحب ڈاکٹر شوارز کے خط کے جواب میں ایک خط لکھا گیا۔ اور احمدیت کے متعلق انہیں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق اور قرآن کریم کی کاملیت کو پیش کیا یہ صاحب کوئی کتاب لکھ رہے ہیں۔ جس کے لئے انہیں معلومات کی ضرورت تھی ایک صاحب کو فرانس میں خط لکھا۔ ایک شخص کو جرمنی میں تبلیغی خط لکھا۔

مورخہ ۱۲ جون کو برادرم مکرم چوہدری انوار احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت احمدیہ کلکتہ معہ بیوی بچوں کے انگلستان سے بذریعہ کار سوئٹزرلینڈ کی سیر کے لئے یہاں تشریف لائے۔ انہیں ایک لمبے عرصہ کے بعد مل کر بہت خوشی ہوئی ان کے ٹھہرنے کا انتظام یہاں پہلے سے کیا ہوا تھا۔ خاکسار کے جرمنی جانے کے پروگرام کے نتیجہ میں ان کی رہائش کا انتظام زیورک سے باہر ایک مقام پر تسلی بخش طریق پر ہو گیا۔ ایک روز ان کے ساتھ باہر جانے کا موقعہ ملا۔ راستہ میں ایک ڈچ صاحب سے اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور انہیں ہالینڈ کے مشن کا پتہ دیا

مورخہ ۸ جون کو ہونے والی تبلیغی میٹنگ کے بعد مکرم چوہدری صاحب کو بھی بعض حاضرین سے انگریزی زبان میں انفرادی طور پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔

ہماری احمدی بہن محترمہ محمودہ کو مکرم چوہدری صاحب کی اہلیہ صاحبہ سے مل کر خاص خوشی ہوئی۔

احباب سے خاکسار التجا کرتا ہے۔ کہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان ممالک میں تبلیغ کے مواقع بہم پہنچائے اس کی رہنمائی ہمیں حاصل ہو۔ اور ہم عمدگی کے ساتھ اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا سکیں۔ آمین یا رب العالمین۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ایڈیٹر

روزنامہ
الفضل
۲۳ جولائی ۱۹۴۸ء

حکومت جنوبی افریقہ اور یو۔ این۔ او

رپورٹ ہے کہ ڈاکٹر میلان جنوبی افریقہ کا نیا نیشنلسٹ لیڈر اقوام متحدہ کی مجلس سے اس بناء پر الگ ہو جانا چاہتا ہے۔ کہ افریقہ کے اصلی باشندوں کے سوال پر تلخیاں بڑھ نہ جائیں۔ اس کے برخلاف نئی حکومت برطانوی دولت مشترکہ کا ممبر نبی رہے گی۔ کیونکہ یہاں اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا۔ لیکن اقوام متحدہ میں شمولیت کی صورت میں ایسے حملوں سے بچنا ممکن نہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جنوبی افریقہ کے سفید فام لوگ ہر دباؤ سے محفوظ ہو کر افریقہ کے کالے باشندوں سے جیسا چاہیں سلوک روا رکھنا چاہتے ہیں۔ کالے لوگوں میں ہند اور پاکستان کے شہری بھی شامل ہیں۔

بات یہ ہے کہ ہند یو۔ این۔ او میں یہ سوال اٹھانا چاہتا ہے۔ اس کا علاج نیشنلسٹ حکومت نے یہ سوچا ہے۔ کہ یو۔ این۔ او سے ہی الگ ہو جاؤ۔ اس کے متعلق دو باتیں قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ یو۔ این۔ او سے الگ ہونے کی صورت میں وہ ہندوستان کے معاملہ میں جنوبی افریقہ سے باز پرس نہیں کر سکتی۔ اگر نہیں کر سکتی۔ تو پھر وہ فلسطین اور انڈونیشیا کے معاملہ میں کیوں دخل دے رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ گو جنوبی افریقہ آزاد ہے۔ لیکن برطانوی دولت مشترکہ کا ممبر ہونے کی وجہ سے برطانیہ کے ذریعہ اس کے سنگین جرائم کا جائزہ لے سکتی ہے۔ ورنہ اسکو برطانوی دولت مشترکہ سے بھی الگ ہو جانا چاہیئے۔

اگر جنوبی افریقہ اپنی من مانی کرنے کے لئے یو۔ این۔ او کو چھوڑ سکتا ہے۔ اور یو۔ این۔ او ان کو ان سفاکیوں سے نہیں روک سکتی۔ جو وہ علی الاعلان کالے لوگوں پر کرنا چاہتا ہے۔ تو ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ ایسی مجلس سے فائدہ ہی کیا ہے۔ جہاں وہ بڑی بڑی اقوام کے اشارہ پر غریب اقوام کا گلا گھونٹ سکتی ہے۔ وہاں تو وہ بڑی چست و چالاک نظر آتی ہے۔ اور نہایت تحکمانہ انداز سے فلسطین کے عربوں اور یہودیوں کو تین دن کے اندر اندر جنگ بند کرنے کی قرارداد پاس کر سکتی ہے۔ لیکن کسی طاقتور قوم کے ظلم وستم کا سوال درپیش ہو۔ تو آئینی پابندیوں کی آڑ لے لیتی ہے۔ اگر یو۔ این۔ او اپنا وقار قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور حقیقی طور پر دنیا کی سب سے بڑی عدل وانصاف کی عدالت کہلانا چاہتی ہے۔ تو اسکو چاہیئے کہ خواہ جنوبی افریقہ یو۔ این۔ او سے الگ بھی ہو جائے جس طرح وہ فلسطین کے معاملہ میں دخل دے رہی ہے۔ اسی طرح ہندوستان یو اور افریقہ کے اصل کالے باشندوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے بھی دخل دے۔ اور وہاں اسی قسم کی کارروائی کرے۔ جس قسم کی فلسطین کے معاملہ میں کی ہے۔ ورنہ یہ اڈہ ہی اٹھا دینا چاہیئے۔ اس وقت تک اس کے متعلق جو تصور ہے۔ وہ یہی ہے کہ وہ بڑی اقوام کی آلہ کار ہے اور جو کچھ وہ براہ راست نہیں کر سکتیں یو۔ این۔ او کے پردے میں کر رہی ہیں۔ یہ اس کے نام پر ایک بہت بدنما دھبہ ہے۔

ریڈیو پاکستان

معاصر "نوائے وقت" کی گزشتہ ہفت روزہ اشاعت میں "کیا ریڈیو پاکستان قوم کی خدمت کر رہا ہے" کے موضوع پر مخالف و موافق تین تین مضمون شائع ہوئے ہیں۔

کچھ دنوں سے بعض اخبارات ریڈیو پاکستان پر سخت نکتہ چینیاں کر رہے تھے معاصر نوائے وقت نے ان نکتہ چینیوں کے جواب کا موقعہ پیدا کر کے اچھا قدم اٹھایا ہے۔ اگرچہ افسوس ہے جواب کچھ ایسے جچتے ہوئے ثابت نہیں ہوئے ریڈیو کی موجودہ روش کی حمایت اول تو ان لوگوں نے کی ہے۔ جو اس وقت اس کے ذمہ دار ہیں ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کی رائے تو خود ان کے عمل ہی سے ظاہر ہے۔ ہاں اس طرح وہ عذرات معلوم ہو گئے ہیں۔ جو موجودہ روش کے لئے ان کے پاس ہیں۔

پہلی غلط فہمی جو ریڈیو کی موجودہ روش کے طرفداروں کو ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان کے خیال میں اخبارات کا روئے سخن صرف لاہور ریڈیو سٹیشن کے کارپردازوں کی طرف ہے۔ حالانکہ ان کی پوزیشن یہ نہیں ہے۔ معترضین کو ان سے زیادہ حکومت پر یا محکمہ مرکزی نشریات پر اعتراضات ہیں۔ ان کو اس سے غرض نہیں ہے۔ کہ موجودہ پروگراموں کا کون ذمہ دار ہے۔ اور کس وجہ سے وہ ایسے پروگرام بنانے پر مجبور ہے۔ وہ تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ذمہ دار خواہ کوئی ہو موجودہ پروگرام ہرگز پاکستان کے شہریوں کی وہ ضرورت پوری نہیں کر رہے جس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے محکمہ نشریات قائم کیا گیا ہے۔ چونکہ جواب اسی غلط فہمی کے زیر اثر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے ان میں آمد کی بجائے آورد کی شان زیادہ پیدا ہو گئی ہے۔ زیادہ زور اسی بات پر دیا گیا ہے کہ ہمارا کیا اختیار ہے۔ پالیسی تو مرکز کے اختیار میں ہے۔ جیسا پروگرام وہ ترتیب دے گی ویسا ہم کریں گے۔ اور ہے بھی یہ جواب درست اور اسی پر زور دینا چاہیئے بھی تھا۔ لیکن ایک بات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اعتراض صرف یہی نہیں ہے۔ کہ گانو وغیرہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ بلکہ اعتراض زیادہ اس بات پر ہے کہ اکثر گانے اخلاق سے گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس میں تو پروگرام کے تعین کا کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ تو موجودہ کارکنوں کے مذاق پر منحصر ہے۔ عشقیہ اور عریاں گانوں کے جواز میں دو باتیں کہی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کی شاعری بھی تو اسی قسم کی ہے اس پر قدغن کیوں نہیں لگایا جاتا۔ یہ جواب نہایت ہی غیر معقول ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا۔ کہ چونکہ شہر میں کچھ لوگ چوری پیشہ ہیں۔ اس لئے حکومت اگر چوری کا فن سکھانے کا سکول جاری کر دے تو کوئی حرج نہیں۔ چونکہ کچھ شاعر عشقیہ اور مخرب اخلاق نظمیں لکھتے ہیں۔ اس لئے حکومت بھی عشقیہ اور مخرب اخلاق گیت نشر کرے تو کیا حرج ہے۔ گویا ایسے شاعروں اور حکومت میں کوئی فرق نہیں۔ اور پھر مخرب اخلاق شاعری کو روکنا بھی تو حکومت ہی کا کام ہے۔ چونکہ وہ اسکو نہیں روکتی۔ اس لئے اسکو بھی نہ روکنا چاہیئے۔

دوسری وجہ جواز یہ بتائی گئی ہے کہ عوام نے سات سات سو روپیہ کے سیٹ کوئی اصلاحی پروگرام سننے کے لئے نہیں خرید رکھے۔ وہ تو ایسے عشقیہ اور مخرب اخلاق گیت سننے کے لئے خریدے گئے ہیں۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ یہ کس طرح معلوم ہوا ہے کہ لوگ اصلاحی پروگرام سننے کے لئے سیٹ نہیں خریدتے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ پاکستان کے عوام میں ابھی بیداری پیدا ہو چکی ہوئی ہے۔ کہ وہ ایسے پروگرام سننے کے لئے اتنی رقم خرچیں جو ملک و قوم کی بہتری کے لئے ہوں۔ ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آجکل اسی فیصدی سیٹ صرف خبریں سننے کے لئے خریدے جاتے ہیں۔ شروع شروع میں جب ریڈیو نیا نیا تھا تو لوگ عموماً ایسی دوکانوں کی طرف کھنچے جاتے تھے۔ جہاں ریڈیو بول رہا ہو۔ لیکن آجکل ایسی جگہوں سے پرہیز کی جاتی ہے۔ اور وہاں جانا بدمذاقی سمجھا جاتا ہے۔

مغرب کی نماز کے وقت ریڈیو بند نہ کرنے کے متعلق بھی دو باتیں کہی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ کسی اسلامی ملک میں ایسا نہیں کیا جاتا۔ یہ دلیل عجیب ہے۔ چونکہ دوسرے اسلامی ممالک مصر وغیرہ میں شراب کھلی فروخت ہوتی ہے پاکستان میں بھی کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمارے لئے نمونہ دوسرے مغرب زدہ اسلامی ممالک ہیں یا اسلامی تعلیم؟ یہ عذر گناہ بدتر از گناہ نہیں تو اور کیا ہے؟

پھر دوسری بات یہ کہی گئی کہ یہ شکائت اس نوع کی ہے جو بازار کے ہر دوکاندار اور راستہ کے ہر چلنے پھرنے والے سے کی جا سکتی ہے۔ گویا حکومت کی ذمہ داری عوام کے اخلاقی معیار کے متعلق وہی ہے۔ جو ایک دوکاندار اور راستہ کے چلنے پھرنے والے کی ہے۔ اگر یہ بات ہے تو چوبیس گھنٹے ریڈیو کیوں نہیں جاری رکھا جاتا۔ تاکہ رات کو بھی لوگ سو نہ سکیں۔ اگر نماز کے لئے پندرہ بیس منٹ ریڈیو کا محکمہ خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ تو رات کے گیارہ بجے کے بعد کیوں خاموش ہو جاتا ہے ہزاروں ایسے لوگ ہوتے ہونگے۔ جو بارہ ایک بجے رات کے بھی اس تفریح سے دل بہلانے کے خواہشمند ہوں گے۔ ہمسایوں کی نیند حرام ہوتی ہے تو ہونے دیجئے۔ محکمہ کی اس میں کیا ذمہ داری ہے۔ رات کے لئے کارکنوں کی باریاں مقرر کر دی جائیں۔ تو چوبیس گھنٹے تفریح کا سامان ہو سکتا ہے۔

اس بات پر بڑا فخر کیا گیا ہے کہ پاکستان ریڈیو کی آواز ان دنوں میں بھی گونجتی رہی۔ جب "قوم پر قیامت" کا عالم تھا۔ اس سے قطع نظر کہ یہ فخر بجا ہے یا نہیں ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ کہ شہیدوں کی موت وحیات والی آیۂ قرآن کریم یہاں کس غرض کے لئے درج کی گئی ہے۔ کیا یہ اہل مذہب سے مزاح ہے یا کیا؟

آخر میں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے۔ کہ یہ غلط سمجھا گیا ہے۔ کہ معترضین چاہتے ہیں کہ ریڈیو کا تمام پروگرام تقریروں مقالوں وغیرہ سے پُر ہو۔ اور صرف خشک اصلاحی باتیں ہی ریڈیو پر نشر کی جائیں۔ دوسری جانب یہ بھی درست نہیں ہے تفریح صرف لغویات سے ہوتی ہے۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ عریاں اور عشقیہ گانے عام طور پر پاکستان کے شہریوں میں باعث تفریح سمجھے جاتے ہیں۔ ہم نے توجہ سے سنا ہے اس کی شکائت ہی سنی ہے۔ معلوم نہیں محکمہ والوں نے عوام کے مذاق کا مقیاس کس بات کو بنا رکھا ہے شائد سوائے چند مخصوص لوگوں کے کوئی مسلمان ایسے گانوں کے اپنے گھر میں گائے جانا پسند نہیں کرتا۔ ان چند لوگوں کے لئے قوم کی قوم کے سیٹوں کو کافی عرصہ کے لئے بند رکھنا پڑتا ہے۔

"اسلامی جماعت" کے مطالبہ اقامت دین کی اصل غرض کیا ہے؟

کیا یہ اسلام کے نام پر پاکستان کی قیادت سے بغاوت کی تلقین نہیں ہے؟

از مکرم جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ

جناب مولوی ابو الاعلیٰ صاحب مودودی اور ان کی جماعت اقامت دین کے نام سے پاکستان میں جو تحریک چلا رہی ہے اس کی اصل غرض و غایت کیا ہے؟ کیا یہ صاحبان سچ مچ دل سے حکومت پاکستان سے اسلامی شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یا یہ ایک خوشنما مطالبہ ہے جس کے پردہ میں ان لوگوں کے مدنظر پاکستان کی موجودہ قیادت سے بغاوت پیدا کر کے اس قیادت پر خود قابض ہونا ہے۔ یقیناً ہر مسلمان اس پر خوش ہوگا۔ کہ اسلام کا دین خدا کی زمین پر جاری ہو۔ اور شریعت محمدیہ کی برکات سے معمورۂ عالم معمور ہو۔ سچے مسلمانوں کی یہ دلی خواہش ہے۔ اور وہ جلد یا بدیر اس خواہش کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے منصۂ شہود پر آتے دیکھ لیں گے مگر اس وقت جس گروہ کا سوال درپیش ہے۔ آئیے ہم انصاف سے اس کے ماضی اور اس کے حال پر نظر ڈال کر فیصلہ کریں۔ کہ آیا وہ اپنے اس مطالبہ میں کہ پاکستان کی قیادت فوراً اسلامی شریعت کو نافذ کرے سنجیدہ ہے یا وہ مسلمانوں کی دلی خواہش سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس مطالبہ کی علمبردار بن گئی ہے؟ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے ساتھی پاکستان کی موجودہ قیادت سے اسلامی شریعت کے نفاذ کے مطالبہ میں سنجیدہ نہیں ہیں تو یقیناً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس مطالبہ کی تہ میں ان کا مقصد اور ہے۔ وہ درحقیقت اسلام کے نام پر پاکستان کی موجودہ قیادت سے بغاوت کی تلقین کر رہے ہیں۔

سب کو معلوم ہے کہ پاکستان کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت ان مساعی کا نتیجہ ہے۔ جو مسلمان قوم نے مسلم لیگ کے پرچم کے ماتحت کی تھیں مسلم لیگ کی راہ نمائی وہی لوگ کرتے رہے۔ جو اس وقت پاکستان کی قیادت کر رہے ہیں۔ پس یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ پاکستان کا وجود اللہ تعالیٰ کے فضل کے بعد پاکستان کی موجودہ قیادت کا رہین منت ہے پاکستان کے تمام مسلمان اپنے سیاسی و مذہبی اختلافات کے باوجود اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسی لئے پاکستان کے موجودہ قائدین کے لئے ان کے دلوں کی گہرائیوں میں جذبات امتنان واحترام موجزن ہیں۔ اور انہیں یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نوزائیدہ سلطنت کے استحکام کے ساتھ ساتھ دین اسلام کو استقامت حاصل ہوتی جائیگی۔ اور وہ وقت بھی ضرور آ جائے گا۔ کہ اسلامی ماحول ہوگا۔ اور اسلامی شریعت اس سر زمین پر اپنی تمام کلیات و جزئیات کے ساتھ جاری ہوگی۔ بناء بریں مسلمانان پاکستان موجودہ قیادت سے بغاوت کو جرم سمجھتے ہیں۔ اور انہیں موجودہ قائدین کی سنجیدگی ان کے عزم، ان کے اخلاص، ان کی اسلام دوستی اور ان کی محبت دین کا یقین ہے۔ بے شک وہ قائد فرشتے نہیں وہ ہر شخص کے لئے اسوہ نہیں۔ ان سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ ان کے بعض عقائد و خیالات سے اختلاف بھی ہو سکتا ہے اور ہے مگر اس امر میں کسی پاکستانی کو شبہ نہیں۔ کہ موجودہ قائدین جنہوں نے قیام پاکستان کے لئے بے انتہاء قربانیاں کی ہیں۔ وہ اسلام کے فرزند ہیں۔ اور پاکستان کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے بعد ان کا پہلا مطمح نظر صرف یہ ہوگا۔ کہ جلد سے جلد اسلامی شریعت کا نفاذ ہو۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کا اہل پاکستان یقین رکھتے ہیں۔ جس کا قیادت پاکستان نے بارہا یقین دلایا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے بھی اور پاکستان بننے کے بعد بھی۔

جناب مولوی مودودی صاحب اور ان کے ساتھی مسلم لیگ سے نہ صرف الگ رہے۔ بلکہ اس کے نصب العین پاکستان کی مخالفت کرتے رہے اور اس پر تنقید کرتے رہے۔ اور یہ یقین رکھتے رہے۔ کہ پاکستان بننے سے کبھی اقامت دین کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ معاصر شہباز نے جناب مودودی صاحب کے بارے میں سوال کیا تھا کہ:۔

"کیا ان کو معلوم نہیں تھا کہ پاکستان کی تحریک محض اقامت دین کے لئے شروع کی گئی تھی؟"

اس سوال کے جواب میں جناب مدیر "کوثر" لکھتے ہیں:۔

"ہمیں پورا یقین تھا کہ یہ تحریک اقامت دین کے لئے شروع نہیں کی گئی تھی۔ اگر اسکی کچھ بھی امید ہوتی۔ تو ہم اس کا ساتھ یقیناً دیتے۔ ہم کو معلوم تھا کہ جو لوگ اس تحریک کے علمبردار تھے۔ وہ اقامت دین کے معنے سے بھی واقف نہ تھے۔" (اخبار کوثر ۵ جون ۱۹۴۸ء)

اس جواب سے ظاہر ہے کہ جناب مودودی صاحب اور ان کے رفقا کو "پورا یقین" تھا کہ پاکستان کی تحریک اقامت دین کے لئے جاری نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی اس سے اس مقصد کے حاصل ہونے کی امید ہے۔ جناب مودودی صاحب کے نزدیک تحریک پاکستان کے علمبردار تو اقامت دین کے "معنے" سے بھی واقف نہیں۔ ان سے ایسی امید وابستہ کرنا سراسر وہم ہے۔ اسی لئے یہ گروہ تحریک پاکستان سے الگ تھلگ رہا۔ بلکہ اس پر تنقید کرتا رہا۔ یہ تو ان کا ماضی تھا۔ اور اب حال یہ ہے۔ کہ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ یہ لوگ سب سے پیش پیش یہ نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ کہ پاکستان تو بنا ہی اقامت دین کے لئے ہے۔ اس لئے فوراً اسلامی شریعت کا نفاذ کر دیا جائے۔ مودودی صاحب اور ان کے ساتھی اس مطالبہ کے ساتھ اس یقین کا بھی اعلان کر رہے ہیں۔ کہ تحریک پاکستان کے علمبردار یعنی پاکستان کے موجودہ قائدین "اقامت دین کے معنے سے بھی واقف نہیں"۔ کیا اس کا صاف یہ مطلب نہیں۔ کہ مولانا مودودی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کی اصل خواہش یہ ہے۔ کہ پاکستان کے موجودہ قائدین کو قیادت سے الگ کر کے مودودی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو جو اقامت دین کے واحد اجارہ دار ہیں مسند قیادت سونپ دی جائے؟ میں پوچھتا ہوں کہ جب "اسلامی جماعت" کے نزدیک پاکستان کی موجودہ قیادت اقامت دین کے معنے بھی نہیں جانتی۔ تو اس سے اقامت دین کا مطالبہ اور نفاذ شریعت کا مطالبہ کس طرح سنجیدگی پر محمول کیا جا سکتا ہے؟ دو ہی راستے ہیں یا تو اسلامی جماعت یہ تسلیم کرلے کہ پاکستان کی موجودہ قیادت اقامت دین کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اور یا یہ تسلیم کرلے کہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

افکار

از جناب عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے

پھر اٹھا ہے پھر اٹھا ہے ہنگامۂ ایام
مشرق میں سکوں ہے نہ ہی مغرب میں کچھ آرام

کشمیر و فلسطین کا حل ڈھونڈھنے والو
در پر ترے آتے ہی بدل جاتا ہے عالم

دستورِ محبت کا بھی کیا خوب ہے انداز
آرام میں تکلیف ہے تکلیف میں آرام

ساقی مجھے اک جام ارے ساقی مجھے اک جام
کس سمت چلی جاتی ہے یہ گردش ایام

اللہ نے بھیجا ہے اب اک بندۂ الہام
تم آئے تو کچھ رک سی گئی گردش ایام

کیا اب بھی یونہی عید گذر جائیگی اختر
دے بادِ صبا کوئٹہ جا کر مرا پیغام

حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے اخلاق فاضلہ کی ایک مختصر جھلک

سید نعیم احمد شاہ صاحب ابن حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم

حضرت اباجان محترم نے بچپن سے جوانی تک اور جوانی سے وفات تک نہایت پاکیزہ زندگی بسر کی۔ میں اس جگہ ان کے بعض حالات دعا کی تحریک کی غرض سے درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) بچپن میں قرآن کریم حفظ کیا۔ نمازوں میں سختی سے پابند تھے۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی انہوں نے نماز نہیں چھوڑی۔ باوجودیکہ آپ قرآن کریم کے حافظ تھے۔ ہر روز فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرنا معمول تھا۔ کئی دفعہ جب کہ ان کی خدا کے سامنے گریہ وزاری کی آواز نے مجھے جگا دیا۔ تو میں دیکھا کرتا تھا کہ آپ تہجد پڑھ رہے ہوتے۔ اور اپنے پیارے خدا کے سامنے بلک بلک کر رو رہے ہوتے۔ قریباً ۳ بجے اٹھتے اور تہجد سے فارغ ہو کر اس کے بعد بلند آواز سے اذان دیتے۔ اور سب کو اکٹھا کر کے نماز پڑھاتے۔ اور نہایت درد سے قرآن کریم کی سورتیں پڑھتے آپ نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ اگر ہم نے کبھی جماعت سے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ تو بہت ناراض ہوتے۔ اور ہمیشہ جب بھی نصائح فرماتے۔ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت دادا جان رحمت اللہ علیہ کا ذکر خیر ضرور فرماتے۔ اور ان کی مثال دے کر ہمیں نصیحت فرماتے۔

۲۔ اباجان مرحوم کی طبیعت میں رحمدلی بہت تھی۔ خصوصاً اپنے ماتحتوں کے ساتھ تو بہت رحمدل تھے۔ ایک دفعہ ان کے ایک چپراسی نے ایک بہت قیمتی گھڑی گم کر دی۔ اور وہ چپڑاسی عموماً اسی طرح کئی چیزیں گم کر دیا کرتا تھا۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ جب چپڑاسی نے کہا۔ کہ آپ مجھے نہ نکالیئے میں غریب آدمی ہوں۔ کیونکہ اس کو گمان ہو گیا تھا۔ کہ شاید نکال دیں گے۔ مگر اباجان نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا کہ کوئی بات نہیں مت گھبراؤ۔ میں گھڑی کے لئے ایک غریب آدمی کو نکال کر کیا کروں گا۔ گھڑی تو واپس نہیں لے سکتا۔ اور نہ میں کسی کو تکلیف میں ڈال کر خوش ہو سکتا ہوں۔ ایسی ہی کئی مثالیں ہیں ان کی رحمدلی کی۔ ماتحت کئی بڑے بڑے قصور کر دیتے۔ مگر انہوں نے کبھی کسی کے خلاف تحریری کارروائی نہیں کی۔ البتہ ان کو سمجھانے کے لئے کبھی کبھی خفا ضرور ہوا کرتے تھے۔

۳۔ فراخدلی:۔ اباجان مرحوم کا دل دنیا کی چیزوں سے بے نیاز تھا۔ آج تک انہوں نے کسی سوالی کو نامراد نہیں لوٹایا۔ ایک دفعہ ایک چاندی کی گھڑی جو کہ ہمارے محترم چچا جان (حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب) نے ان کو دی تھی۔ اور وہ انکو بہت عزیز تھی۔ ایک ہندو ماتحت کے کام پر خوش ہو کر بطور انعام کے اسے دے دی۔ پھر ہمارے ایک رشتہ دار ہیں۔ انہوں نے ایک دوربین جو بہت عمدہ تھی۔ اور اباجان جنگل وغیرہ کے کام دیکھنے کے لئے رکھتے تھے مانگی۔ اباجان نے فوراً نکال دی۔ اور پھر کبھی نہ مانگی

۴۔ سادگی:۔ اباجان ہمیشہ سادگی کو بہت پسند فرماتے۔ ہمیشہ سادہ غذا کو پسند فرماتے ایک دفعہ میں ان کے ساتھ دورہ پر گیا۔ مجھے بہت بھوک لگی تھی۔ کہنے لگے ابھی دیکھو بہت اچھا کھانا آئیگا تو کھائیں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی لسی اور مکئی کی روٹی اور ساگ لے کر آیا۔ آپ بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ میں جیسی سادہ غذا کھاتا ہوں ہمیرے بچے تم کو بھی سادہ غذا کھانی چاہیئے۔ دیکھو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تو غذا سادہ ہی کھاتے تھے۔ اور آپ کو سادگی پسند تھی اور کھا کے دیکھو کتنا لطف ہے اس میں۔

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے محبت:۔ اباجان مرحوم کو حضرت امیر المومنین اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے اس قدر محبت تھی کہ جب کبھی ان کا نام سنتے تو محبت کے جوش میں ان کا چہرہ تمتما اٹھتا باقی صاحبزادوں وغیرہ سے بھی بہت محبت تھی۔ حضرت امیر المومنین کے ساتھ تو ان کا بہت قریبی رشتہ تھا۔ مگر آج تک ان کے سامنے کبھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے تھے اور نہ ہی زیادہ بات کرتے۔ ان کی رگ رگ میں محبت تھی۔ ہمیشہ ان کے سامنے ادب سے بیٹھتے اور ہر بات کا جواب نہایت ادب اور محبت سے دیتے۔

۶۔ عاجزی:۔ اباجان مرحوم کو عاجزی بہت پسند تھی۔ ذرا بھر بھی ان میں غرور نہ تھا۔ ہر غریب سے غریب آدمی کو بھی اٹھ کر ملتے۔ اور غریبوں کی مدد کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے۔ کئی دفعہ غریب احمدی ان کے پاس آتے اور انکے کپڑے پسینے سے تر بتر ہوتے اور کئی کارخانے والے احمدی مزدور آتے سب سے گلے لگ کر ملتے۔ بہت خلوت پسند تھے ہمیشہ خاموش و پرسکون جگہ میں رہنا پسند فرماتے۔ زیادہ شور و شغب سے ان کی طبیعت گھبرا جاتی۔ بچوں سے محبت بہت کرتے تھے۔ مگر ان کا چیخنا روا برداشت نہ کرتے

(۷) احمدیت سے محبت:۔ اباجان کو احمدیت سے بے حد محبت تھی۔ ہر وقت ہر نماز میں احمدیت کی ترقی کی دعائیں مانگتے۔ احمدیت کے دشمنوں پر بہت غصہ آتا۔ مگر سوائے دعا کے وہ کیا کر سکتے تھے۔ ایک دفعہ میرے سامنے گورنمنٹ سکول جہلم کے ایک ٹیچر نے احمدیت کی شان کے خلاف بہت برے لفظ استعمال کئے۔ چونکہ تمام غیر احمدی تھے۔ اور جاہل اور اکھڑ لڑکے تھے۔ اس لئے میں چپ رہا۔ اور نیا نیا داخل ہوا تھا۔ میں نے گھر آکر شکایت کی۔ تو اباجان کا غصے سے برا حال ہو گیا۔ مجھے بہت برا بھلا کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ احمدیت کے خلاف باتیں سنکر میرے پاس دوڑے آگئے کیا تمہارے منہ میں زبان نہ تھی۔ کیا اسی طریق سے دین کو اور احمدیت کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ غرض کئی دن ناراض رہے۔

ان کی نمازوں کی پابندی اور اعلےٰ اخلاق و عادات نے ان کے تمام سٹاف کو گرویدہ بنالیا تھا۔ وہ آپ پر جان دیتے تھے۔ اور بعض نے تو کہا کہ شاہ صاحب آپ ہمیں احمدی کریں۔ ہم سچے دل سے احمدی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک دو کو تو پچھلے جلسہ سالانہ پر قادیان میرے ساتھ بھیجدیا۔ باقیوں کو ٹالتے رہے۔ اور کہنے لگے یہ ابن الوقت ہیں۔ صرف مجھے خوش کرنے کیلئے کہتے ہیں۔ اصل میں ان میں احمدی ہونے کی تڑپ نہیں

۸۔ صبر اور قربانی:۔ اباجان خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت صابر تھے۔ بڑی بڑی مصیبت و تکلیف میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا جسمانی تکالیف میں بھی بہت صبر کا نمونہ دکھاتے تھے۔ کئی دفعہ ان کے پھوڑوں کے اپریشن ہوتے وہ "ہائے" تک بھی منہ سے نہ نکالتے۔ اس کے علاوہ روحانی صابر بھی بہت تھے۔ جب قادیان کا مشرقی پنجاب میں جانا سنا۔ پھر اپنے بڑے بھائی کی قید کا ذکر سنا۔ احمدیوں کے شہید ہونے کی خبریں وغیرہ سنیں تو آہیں بھرتے رہتے۔ اپنے کمرے میں ہر وقت گریہ وزاری سے دعائیں فرماتے رہتے۔ کھانے پینے تک کا ہوش نہ تھا۔ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ کسی کے سامنے کبھی نہ روتے ہمیشہ علیحدگی میں گریہ وزاری کرتے

۹۔ جھوٹ سے نفرت اور سچ سے محبت

اباجان مرحوم میں تمام صفتوں سے بڑھ کر یہ صفت مخصوصاً تھی۔ کہ ان کو جھوٹ سے بہت نفرت تھی۔ کہا کرتے۔ کہ اگر میرا بس چلے تو میں جھوٹ بولنے والوں کی زبان نکال دوں۔ اور خدا تعالےٰ کے خاص فضل سے جھوٹ پکڑنے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ میرے خیال میں آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں۔ جس نے جھوٹ بولا ہو۔ اور اباجان نے نہ پکڑا ہو۔ ان کے ماتحت ان سے اس بات سے بہت لرزتے تھے۔ جب ان کی طبیعت سے واقف ہو جاتے تو کبھی جھوٹ نہ بولتے۔ اباجان سچ بولنے والے کو ہمیشہ چھوڑ دیتے۔

۱۰۔ خدا تعالےٰ سے محبت:۔ اللہ تعالےٰ سے ان کو خاص محبت تھی۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ پتہ نہیں انسان موت سے کیوں ڈرتا ہے۔ حالانکہ میں قطعاً نہیں ڈرتا۔ بلکہ میں اس دن کا مشتاق ہوں۔ جب موت آئے اور میں اپنے محبوب کے پاس جاؤں۔

ہمیشہ خدا کے حضور ننھے بچوں کی طرح بلک بلک کر روتے رہتے۔ دعاؤں پر ان کو بہت زیادہ اعتماد تھا۔ اور ہمیشہ دعائیں کرتے اور کرتے رہتے۔

۱۱۔ مہمان نوازی:۔ اباجان مرحوم میں مہمان نوازی کا جذبہ بھی بہت تھا۔ ہمیشہ ہمیں تلقین کیا کرتے تھے۔ کہ مہمان نوازی میں جو لطف ہے میرے بچو اور کسی چیز میں نہیں۔ ان کو تسلی نہ ہوتی تھی کہ مہمان کی پوری خاطر ہوتی ہے یا نہیں وہ خود مہمان کے پاس تشریف لاتے۔ کھانے وغیرہ کا ہر طرح خیال رکھتے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ دورے سے آئے ہیں اور ان کو خود بہت بھوک لگی ہوئی ہے مگر کوئی مہمان آگیا ہے۔ تو فوراً اپنا کھانا بھجوا دیتے۔ اور خود بعد میں کھاتے اور اکثر کہا کرتے کہ مہمان کا گھر میں آنا خدا کی رحمت ہوتی ہے۔

۱۲۔ چندوں کا شوق:۔ مرحوم خدا کے فضل سے ہمیشہ چندہ دینے میں پیش پیش ہوتے تھے اور ہمیشہ ان کی کوشش ہوتی کہ جس طرح بھی ہو چندہ میں افراط ہو تفریط نہ ہو۔ چندہ تو ہمیشہ خدا کے فضل سے بہت دیتے تھے۔ مگر امسال آپ نے خوب دل کھول کر چندہ دیا۔ الفضل اخبار میں چندہ دینے والوں کے ناموں کی فہرست چھپا کرتی ہے۔ ایک دن میں نے پوچھا کہ آپ کا نام اباجان کیوں نہیں چھپتا۔ تو فرمانے لگے یہ اچھی بات ہے کہ میرا نام نہیں چھپتا۔ میں کوئی لوگوں کو دکھانے کے لئے تو چندہ نہیں دیتا۔ اگر انسان کوئی نیکی کرے چپکے سے کرے تو لطف بھی ہے۔ لوگوں کو دکھانے سے لطف جاتا رہتا ہے

۱۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حقیقی پیار:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کو بہت پیار تھا۔ کہا کرتے تھے کہ جب ہم چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں قرآن حکیم کا درس دیا کرتے تھے۔ اور کہتے کہ ہم نے کئی مرتبہ آپ کا تبرک کھایا۔ چنانچہ کہتے تھے۔ کہ ہم سب بھائیوں کو عموماً "بوندی" دیا کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ مجھے حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام سے بہت محبت ہے۔ کیونکہ وہ آپ کی نشانی ہیں۔

۱۴۔ وفات سے پہلے خدا کی طرف سے خبر

فوت ہونے سے قبل ان کے پیارے خدا نے اپنے چاہنے والے بندہ کو بتایا دیا تھا۔ کہ میں سب دنیا کا رحیم و کریم خدا اب تجھے بلانے والا ہوں۔ چنانچہ کئی مرتبہ کہا کرتے۔ کہ میں اب جانے والا ہوں۔ جلدی جلدی پڑھ لو۔ بعد میں پچھتاؤ گے۔ اور میری قبر پہ روؤ گے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ جو وہ فرماتے تھے۔ اور وہ ہمیں چھوڑ کر اس دارفانی سے دارالبقاء میں چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۵۔ بزرگوں سے دعا کی تحریک: تمام بزرگان سلسلہ۔ تمام صحابہ حضرات کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ حضرت ابا جان مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تمام رحمتیں ان پہ نازل ہوں۔ آمین۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ابا جان مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

اس کے بعد ہم خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں خصوصاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور آپ کی محترمہ اہلیہ صاحبہ کے دوبارہ فرداً فرداً مشکور ہیں۔ جنہوں نے نہایت اعلیٰ ہمدردی کا نمونہ دکھایا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

اس کے بعد ان تمام دیگر حضرات کا بھی شکریہ جنہوں نے ہمارے ساتھ اس موقعہ پر ہمدردی کا ثبوت دیا۔ خصوصاً جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ڈاکٹر غلام محمد مصطفےٰ صاحب بھائی صفی اللہ شاہ صاحب جنہوں نے ان ایام میں حضرت ابا جان مرحوم۔ اور محترم بھائی کلیم اللہ شاہ صاحب کی بہت خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور مکرم بشیر احمد صاحب افریقی وغیرہ کو بھی ان کی ہمدردی کی جزائے خیر دے آمین اور بڑے ابا جان یعنی حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب نے جو خدمت اپنے مرحوم بھائی کی بیماری میں کی وہ انہیں کا حصہ ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

خاکسار: سید نعیم احمد شاہ ابن حضرت سید حافظ عزیز اللہ شاہ صاحب۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی۔ (منیجر)

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (پ۲) ایک ایسا فقرہ ہے۔ جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں شک وشبہ کوئی نہیں ہے۔ روزہ کا اجر عظیم ہے۔ لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہلبیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سلمان منا اھل البیت سلمان یعنی الصلح کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گے۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی۔ میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے۔ یا میرے قلب سے۔" (البدر ۱۱ ر ماہ رمضان ۱۳۲۰ھ صفحہ ۵۲)

عیدالفطر کے متعلق ضروری مسائل

۱۔ عید کے دن غسل کرنا اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنت نبوی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اجتماع کے مواقع پر خصوصیت سے اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ بشاشت پیدا کرنے ہوا کی صفائی اور غلاظت کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے خوشبو لگائی جائے۔ عمدہ کپڑے پہنے جائیں۔ اور غسل کیا جائے۔

۲۔ عیدگاہ میں آتے اور جاتے وقت تکبیر کہنا مستحب ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

۳۔ اگر ہوسکے تو جس راستہ سے نماز عید پڑھنے جائیں۔ واپسی کے وقت اسے چھوڑ کر اور راستہ اختیار کیا جائے۔

۴۔ عید کی نماز میں مرد وعورت سب کو شامل ہونا چاہیئے۔ بلکہ عورتوں کے متعلق تو یہاں تک تاکید ہے۔ کہ وہ عورتیں جو نماز میں بوجہ نسوانی معذوری کے شامل نہیں ہوسکتیں۔ وہ بھی عیدگاہ میں جائیں گو نماز میں شامل نہ ہوں۔ لیکن تکبیر کہنے اور دعائیں مانگنے میں وہ بھی شریک ہوں۔

۵۔ عیدالفطر کے متعلق یہ پسندیدہ بات سمجھی گئی ہے کہ نماز پر جانے سے پہلے کچھ کھا پی کر جائے

۶۔ نماز عید شہر یا قصبہ سے باہر ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر بارش وغیرہ کا عذر ہو تو مسجد میں بھی ادا ہوسکتی ہے

۷۔ عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرات سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرات سے پہلے پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔

۸۔ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ نماز کے بعد لوگ خطبہ بھی پوری توجہ سے سنیں

۹۔ ایک اہم مسئلہ صدقۃ الفطر کا ادا کرنا ہے یہ صدقہ چونکہ غرباء کے کام آتا ہے۔ اسلئے عید کی نماز سے پہلے جمع ہو جانا چاہیئے۔ (خاکسار صلاح الدین ناصر خلف خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب مرحوم آف بنگال) حال مقیم چنیوٹ۔

ایک ضروری اعلان

بعض سکرٹریان مال اور سکرٹریان وصایا وصیت کے متعلق بعض امور دریافت کرنے کے لئے غیر متعلقہ دفاتر سے خط وکتابت کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ دفاتر پھر ایسی خط وکتابت دفتر بہشتی مقبرہ میں بھجواتے ہیں۔ اور اس طرح ان کو دفتر ہذا کی طرف سے جواب دیر سے جاتا ہے۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سکرٹریان یا دوسرے افراد وصیت کے متعلق جملہ امور دریافت کرنے کے لئے صرف سکرٹری بہشتی مقبرہ کو خطاب کیا کریں تا ان کے ارشادات کی تعمیل جلد ہوسکے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور

امانت کی رقوم پر زکوٰۃ واجب ہے

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کردہ امانت ذاتی کی رقوم پر بھی شریعت کے احکام کے مطابق زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص یہ لکھدے کہ میں یہ سارا روپیہ یا اس میں سے اتنا روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں اور جب واپس لینا ہوگا۔ تین ماہ کا نوٹس دیکر واپس لونگا۔ تو ایسے شخص کی اتنی رقم پر زکوٰۃ عاید نہیں ہوگی۔ کیونکہ قرض دیئے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ نیز اگر کسی شخص کا روپیہ بطور امانت کسی دوسرے شخص کے پاس یا کسی بنک میں جمع ہو۔ تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی

پس ایسے احباب جن پر امانتی رقوم کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے۔ وہ فوراً اپنی امانتوں کا جائزہ لے کر اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی سستی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آجائیں (نظارت بیت المال)

ضروری اعلان

رمضان المبارک کے دوران میں درس القرآن میں احباب کی شمولیت کے لئے اب یہ سہولت کردی گئی ہے کہ اوقات دفاتر ۸ بجے صبح کی بجائے ۹ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے مذکورہ بالا تبدیلی کی وجہ سے دفتر محاسب میں چندوں کی وصولی اور صیغہ امانت میں لین دین کے اوقات بجائے ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک کے ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہونگے۔ اس کے بعد روپیہ کا لین دین مذکورہ بالا دفاتر میں نہ ہو سکیگا۔ احباب مہربانی کرکے نوٹ فرمالیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ لاہور)

دعائے نعم البدل

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مولوی سلطان احمد صاحب مولوی فاضل پیرکوٹی واقف زندگی جو شعبہ زود نویسی کے رکن ہیں ان کا اکلوتا بچہ عزیز برھان اللہ دو ہفتہ بعارضہ نمونیہ و ٹائیفائیڈ بیمار رہنے کے بعد ۱۰ر جولائی کو پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ میں وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو نعم البدل عطا فرمائے اور اس عرصہ میں انہیں اور ان کے عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل از کوئٹہ

درخواست دعا۔ محترمہ العزیز صاحبہ بنت قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی میں کچھ عرصہ سے سخت علیل ہیں کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام دردمندانہ دعا فرمائیں اور جملہ احباب سے التجا ہے کہ دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ ملک [illegible]

جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں عرب کی طرف سے خراجِ تحسین

(از کیپٹن محمد خان صاحب عدن)

ذیل میں ایک مضمون "فلسطین فی امریکا" کا ترجمہ دیا جاتا ہے جو مصر کے مشہور ماہوار عربی رسالہ "العالم العربی" کی ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ دراصل یہ ایک پرائیویٹ خط ہے جو فلسطین کے مشہور اخباری رپورٹر استاد جارج صالح خوری نے نیویارک سے اپنے ایک دوست کو قاہرہ میں ارسال کیا ہے۔ استاد جارج صالح نے اپنے عینی مشاہدات کی بناء پر ذاتی تاثرات کو بلا کم و کاست پیش کیا ہے۔ اور یہ خط پاکستان کے ان ناداں دوستوں کو چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ ان احسان ناشناسوں کو غور سے ان سطور کو پڑھنا چاہیئے۔ آپ لکھتے ہیں

میں ہمیشہ یہ محسوس کیا کرتا تھا کہ میں قرآن کی لغت و ثقافت اور محمد (صلعم) کی قومیت روحانیت اور لیڈرشپ کی وجہ سے اسلام کے زیر بار ہوں مگر اب یہ بار دگنا ہو گیا ہے۔ بلکہ بہت بڑھ گیا ہے اور عظمت اختیار کر گیا ہے۔ اور اس کا سبب بس سر ظفر اللہ خان ہیں۔ اللہ اللہ اے میرے دوست۔ اللہ اللہ پاکستان پر اور محمد (صلعم) اور اسلام پر اور امریکہ او ر یو۔ این۔ او میں اسلام کے جدید فرستادہ ظفر اللہ خان پر اللہ اللہ اُن کے نبوغ پر.... ذکاوت پر ..... جبروت پر.... عظمت پر..... قوت پر..... فصاحت پر..... لطافت پر..... شجاعت پر..... وقار پر..... ہو اخلاص پر..... یہ کیا ہی لازوال محمدی سپرٹ ہے جو پاکستان نے لیک سکیس میں بھیجی ہے۔ یہاں اس بات پر اجماع ہے کہ یو۔ این۔ او میں سب سے بڑا دماغ سر محمد ظفر اللہ خان ہی ہیں

لیک سکیس میں ہر ایک کو اس بات کا اعتراف ہے۔ اللہ اللہ ظفر اللہ خان پر۔ اور وہ اقوام عالم کو چیلنج کرتا ہے اور زوردار الفاظ میں مدبران عالم کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے "اخلاص۔ عدالت ضمیر۔ مدنیت۔ آپ ان کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کیا خوب جرأت بھی۔ جب کہ قضیہ فلسطین پر بحث کرتے ہو؟

حق کی بات اور میرا اجر خدا پر ہے۔ یقیناً عرب اور ان کے تمام مندوبین معہ اُن کے تابعین کیا چھوٹے کیا بڑے ظفر اللہ خان کے دماغ میں سے ایک چھوٹا سا زاویہ بھی پُر نہیں کر سکتے۔

بابرکت ہو اسلام اور بابرکت ہو پاکستان اور یہ برکت علی ظفر اللہ خان ہیں۔ اور اے میرے بھائی۔ آپ کے سوا اور کون ہو گا۔ جو ظفر اللہ خان کے متعلق اُن کے پاکستان کو لوٹتے ہوئے قاہرہ میں سے گذرنے کے وقت ادائے فرض منصبی کو کھڑا ہو یقیناً فلسطین کے عربوں کے خون کا ہر ایک قطرہ ظفر اللہ خان کا شکر گذار رہے۔ اور فلسطین کی مٹی کا ہر ایک ذرہ ظفر اللہ خان کے خون سے گوندھا ہوا ہے اور وہ فلسطین میں یو۔ این۔ او میں مدافعت کرتا ہے۔ یقیناً آنکھوں میں سے گرم گرم آنسو بہ پڑے جب کہ میں بیٹھا ہوا ظفر اللہ خان کو سن رہا تھا کہ وہ فلسطین کے متعلق بحث کرتا ہے اور مقابلہ کرتا ہے اور جہاد کرتا ہے اور شمشیر زن ہوتا ہے اور تیر انداز ہوتا ہے در آنحالیکہ تمام کان اُس کی طرف کمال خاموشی سے لگے ہوئے ہیں۔ بس اُس کی دلیل ایسی ہے۔ کہ اُس کا رد کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ایسی قوی ہے کہ اس میں صیہونیہ کی دوستی کا دم بھرنے والے اشد ترین طرفداروں سے بھی کوئی نقطہ ضعف کا ایجاد نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ان سرتوڑ دلائل کو توڑنے سے آنکھ کتراتے ہوئے کھسک جاتے ہیں کھڑے ہو جاؤ ادائے فرض منصبی کو ظفر اللہ خان کے متعلق جب کہ وہ مصر میں سے گذرے اور میں نے فلسطین کی بلدیات کے بعض رو ساکو اور عربستان اور یمن کی بعض مقتدر ہستیوں کو لکھ دیا ہے کہ وہ صاحب مخامہ محمد علی جناح کا شکریہ ادا کریں اور پاکستان کا شکریہ ادا کریں۔ اور سر محمد ظفر اللہ خان کا مسجد اقصیٰ کے شہر کے نام پر اور مسیح کے نام پر جن پر کوئی جائے تعجب نہیں اور نہ ہی اُن کی مسجدوں صلیبوں اور مقدس مقاموں پر جائے خوف ہے۔ در آنحالیکہ پاکستان موجود ہے اور پاکستان کے جری نسل ظفر اللہ خان موجود ہیں۔

تعاونی کمیٹی کے حصّہ دار فوراً توجّہ فرمائیں

قادیان میں ایک تعاونی کمیٹی میرے زیر انتظام جاری تھی اب جو ممبر مجھ سے ملے ہیں انہوں نے کمیٹی کے حصوں کو بحالات موجودہ جاری رکھنا ناممکن بتایا ہے اسلئے تجویز کیا گیا ہے کہ قرعہ کے ذریعہ جن دوستوں نے اپنے نام کی رقوم وصول کر لی ہیں اور بقیہ اقساط انکے ذمہ واجب الادا ہیں انہیں سے ہر ایک کے ذمہ ایک یا دو یا تین حصہ دار حسب رقم قرضہ کر دیئے جائیں اس طرح باقساط ہر ایک حصہ دار کا حق ادا ہو جائیگا۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ضروری ہے

اوّل: ہر حصہ دار اپنے موجودہ پتے سے مطلع کرے

دوم: ہر حصہ دار اپنی جمع کردہ رقم سے (اور اگر انکے نام کا قرعہ نکل چکا ہے۔ تو وصول کردہ رقم سے بھی) بتفصیل مطلع کرے

سوم: ہر حصّہ دار جو بذریعہ قرعہ رقم لے چکا ہے مطلع کرے کہ آیا وہ واجب الادا رقم یکمشت دیگا۔ یا کمیٹی کی مقررہ اقساط سے ماہ بماہ دے گا۔

نوٹ: مندرجہ بالا اطلاع آنے پر حصہ دار کو مشترکہ اخراجات اس کی آمد اور منافع یا نقایا سے بذریعہ رجسٹری خط اطلاع دی جائے گی جملہ اطلاعات کا ایک ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔

خاکسار:- ابو العطاء جالندھری احمد نگر براستہ لالیاں ضلع جھنگ

سستی رائفلیں

ہم ۳۰۰ بور سپرنگفیلڈ رائفلیں ولایت سے منگوا رہے ہیں جو کہ انشاء اللہ دسمبر تک بلکہ بہت پہلے پہنچ جاویں گی جو صاحب فی رائفل تین صد روپیہ پیشگی جمع کر دینگے اُن کے لئے اسی قیمت پر آرڈر ریزرو کر لیا جائیگا۔ مارکیٹ میں اس رائفل کی قیمت کم از کم ایک ہزار روپیہ ہے

کارتوس کا آرڈر ۰/۶۰ روپے فی سینکڑہ کے حساب سے ریزرو کرایا جا سکتا ہے

پتہ خرید فروخت و ترسیل زر:- پیپرن سپلائی کمپنی جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس نمبر ۱۸۲ لاہور (مرزا شریف احمد)

اہل اسلام کیلئے بیس ہزار روپیہ انعام

اسلام سے پیشتر کے زمانہ میں جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہ ہو جاتے تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے ان پر رحم فرما کر پھر ان کو راہ راست پر لانے کے لئے اپنی طرف سے مصلح مبعوث کرنے کا سلسلہ جاری کیا تھا۔ اسی طرح مسلمانوں کے لئے بھی ربانی قانون جاری ہے جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک مصلح مبعوث فرمائیگا جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اس طرح اس چودھویں صدی میں حسب پیشگوئی خدا تعالیٰ نے ایک عظیم الشان ربانی مصلح کو مبعوث فرمایا۔ لاکھوں لوگوں نے ان کو مانا۔ مگر اکثر لوگوں نے انکار کیا۔ ایسے منکروں کو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان کی نظر میں مصلح صادق نہیں ہیں۔ اگر کوئی اور صاحب صادق ہیں۔ تو ان کو بیلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ دینے کو تیار ہیں۔ لٹریچر اس زمانہ کے ربانی مصلح کی صداقت کے متعلق اردو انگریزی لٹریچر صرف کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے اپنا پتہ خوشخط

Secunderabad عبد اللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن (N.D.)

سیفد لیجر وار کاغذ نہایت ارزاں
ہر قسم کی سادہ و رنگین چھپوائی
اخبارات میں اشتہارات کیلئے
کمرشل بارگیز معرفت مینیجر الفضل لاہور

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز

دواخانہ رحمانی قادیان کے تیار کردہ تمام مجربات اب بازار سید مٹھا لاہور میں دواخانہ موصوف سے مل سکتے ہیں

حکیم عبد القدیر کاغانی ولد عبد الرحمٰن کاغانی
سید مٹھا بازار لاہور

راجہ غضنفر علی خاں کے جانشین سر ظفر اللہ ہونگے؟

لاہور ۲۲ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو باخبر سیاسی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ جب راجہ غضنفر علی خاں وزیر مہاجرین و آبادکاری سفیر پاکستان کی حیثیت سے ایران چلے جائینگے۔ تو وزارت مہاجرین و آبادکاری کا چارج سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ سنبھال لیں گے۔ ابھی تک اس اطلاع کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوسکی۔

حضور نظام کے نام ماؤنٹ بیٹن کا خط

حیدرآباد ۲۲ جولائی۔ حکومت نظام نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے متعلق جو پمفلٹ شائع کیا ہے اسمیں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا حضور نظام کے نام ایک خط درج ہے۔ یہ خط لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ۸ ستمبر کو حضور نظام کو لکھا تھا۔ خط کے پہلے حصہ میں لارڈ موصوف نے بحیثیت گورنر جنرل انڈیا کچھ باتیں لکھیں۔ خط کے دوسرے حصہ میں انہوں نے غیر جانبدارانہ مبصر اور حیدرآباد کی دوستی کا دم بھرتے ہوئے لکھا کہ ہر انصاف پسند شخص حیدرآباد کے متعلق یہی اندازہ لگائیگا۔ کہ اس ریاست میں ایک ہی قوم کی حکومت ہے اور دوسری قوم بھی ریاست میں اقلیت کی حیثیت رکھتی ہے نیز وہاں کی حکومت اسمبلی کے سامنے جوابدہ بھی نہیں ہے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اس خط کے آخر میں لکھا کہ جب تک ریاست کے نظام حکومت میں نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی۔ ہندوستان اور حیدرآباد کے درمیان

فقیر ایپی کو روس اور افغانستان کی حمایت حاصل ہے

کراچی کی بندرگاہ پر افغانستان کی نظریں

لندن ۲۲ جولائی۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی نے ایک مراسلہ میں لکھا ہے کہ یہ باور کرنا مشکل ہوگیا ہے کہ تحریک پٹھانستان کے سلسلہ میں افغانستان کو اکسانے میں روس کا ہاتھ نہیں ہے۔ اگرچہ پاکستان میں یہ کہا جاتا ہے کہ فقیر ایپی ہندوستان کا ایجنٹ ہے۔ مگر حقیقت میں فقیر کو روپیہ افغانستان سے پہنچ رہا ہے۔ اور پس پردہ روس بھی کام کر رہا ہے۔

اس اطلاع کے مطابق روس کا سیاسی مفاد اس امر میں مضمر ہے کہ اس علاقہ میں تشتت و افتراق پھیلایا جائے۔ فرمانروائے افغانستان کراچی کی بندرگاہ کو اپنے تصرف میں لانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہ ایک بڑے طویل سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور اس پر کثیر رقم کے صرف کو جائز خیال کیا جارہا ہے۔ کابل میں روسی سفارت خانہ کا ہر رکن قبائلیوں سے ان کی زبان میں گفتگو کرسکتا ہے۔ افغانستان کا شمالی صوبہ یعنی کوہ ہندوکش سے ادھر کا علاقہ روس کے زیر اثر تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں حکومت روس نے اپنے سیاسی ایجنٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ جیسے صوبہ سرحد میں پاکستان کا سیاسی ایجنٹ ہے۔ روسی ایجنٹ مقامی حکام کے ساتھ پوری طرح تعاون اور اشتراک عمل کرتے ہیں۔ ان کا مقصد روسی اثر کو بڑھانا ہے۔ حکومت پاکستان نے ابھی تک پشاور میں قونصل خانہ کی روسی تجویز کو منظور نہیں کیا۔ اگر ایسا ہوگیا۔ تو اس سے فتنہ کا ایک نیا باب کھل جائے گا۔

فقیر ایپی کا ایک اور ایجنٹ گرفتار!

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۲ جولائی۔ کل ٹانک پولیس نے ایک شخص مسمی سراج الدین کو مشتبہ حالت میں گرفتار کیا۔ تلاشی لینے پر اس کے قبضہ سے ایک دستاویز ورد "فقیر ایپی" برآمد ہوئی۔ جس میں فقیر ایپی کے ان کارناموں کا تذکرہ تھا۔ جو اس نے پاکستان کے خلاف کئے ہیں۔ پولیس مزید تحقیقات میں مصروف ہے

(بقیہ صفحہ ۴)

پاکستان کی موجودہ قیادت اقامت دین کرنے کی اہل نہیں۔ اگر پہلی صورت ہو۔ تو پھر اسلامی جماعت کا نعرہ حقیقت پر محمول ہوگا۔ اور اگر دوسری صورت ہے اور اسلامی جماعت کے مذکورہ بالا جواب کے پیش نظر صرف یہی صورت ہے۔ تو یقیناً ماننا پڑے گا۔ کہ مولانا مودودی اور ان کے ساتھی نفاذ شریعت اور اقامت دین کے موجودہ چرچا کے ذریعہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ عوام کی قلبی خواہش کو قبل از وقت ابھار کر انہیں پاکستان کی قیادت سے بدظن کیا جائے۔ اور یہ ظاہر کیا جائے کہ یہ کیسے مسلمان ہیں جو اقامت دین نہیں کرتے۔ جو شریعت کے نفاذ میں حیص بیص کر رہے ہیں۔ اس طرح عوام مسلمان موجودہ قیادت سے بغاوت پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور جناب مودودی اور ان کے ساتھیوں کے لئے راستہ صاف ہو جائیگا۔ کیا یہ پاکستان کی خیرخواہی ہے؟ کیا یہ مسلمانوں سے وفاداری ہے؟ پھر کیا یہ شریعت مطہرہ کی سچی خدمت ہے؟ صاف نظر آتا ہے کہ یہ تو دین کے نام پر سیاسی چال چلی جارہی ہے۔

— پشاور ۲۱ جولائی کل صوبہ سرحد کے پبلک سیفٹی آرڈیننس کی دفعہ ۳ کے تحت آٹھ سرخپوش کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

روس مغربی برلن کو اناج روانہ کریگا!

برلن ۲۰ جولائی۔ آج پہلی مرتبہ روسیوں نے متحدہ برلن کو حل کرنے کے لئے پہلا واضح عملی قدم اٹھایا۔ انہوں نے برلن کے مغربی حلقوں کو خوراک بہم پہنچائی روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم ایک لاکھ ٹن خوراک کا سامان برلن کے مغربی حلقوں کو بھیج رہے ہیں۔

گذشتہ ہفتہ روسیوں نے جو مراسلہ بھیجا تھا اس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم تمام برلن کو خوراک پہنچانے کے لئے تیار ہیں۔ اس مراسلہ میں روسیوں کی تازہ کارروائیوں کی طرف اشارہ تھا

سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ روس کی اس کارروائی کا مقصد یہ ہے۔ کہ تمام برلن کو روس کا محتاج بنا دیا جائے ایک اور مقصد یہ بھی ہے۔ کہ روس اپنے اوپر سے اتحادیوں کا یہ الزام ہٹانا چاہتا ہے۔

روسیوں نے جو خوراک بہم پہنچائی ہے وہ اندازاً مغربی علاقوں کے لئے دو ماہ کے لئے کافی ہے۔

خان عبدالغنی خان کے مقدمہ کی سماعت

پشاور ۲۲ جولائی۔ آج خان عبدالغفار خان کے لڑکے خان عبدالغنی خان کو جنہیں پچھلے دنوں زیر دفعہ ۵۴ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن گرفتار کر لیا گیا تھا پشاور کے ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا تھا مجسٹریٹ نے مختصر سی سماعت کے بعد مقدمہ کی کارروائی ۱۲ اگست تک ملتوی کر دی

کشمیر کے مظلوم عوام کی مدد کیجئے

جمہوری طاقتوں سے اپیل

لاہور ۲۲ جولائی مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ایک مشہور ممبر مسٹر آفتاب قریشی نے جو حال ہی میں محاذ کشمیر کے دورے سے واپس آئے ہیں ایک انٹرویو میں کہا کہ جس طرح انسانی جسم سر کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا کشمیر پاکستان کا ایک اہم جزو ہے اور دونوں ایک دوسرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے انہوں نے کہا۔ کہ جب میں نے کشمیر میں لڑنے والے مجاہدوں کو پاکستانی عوام کی طرف سے ہمدردی اور حمایت کا یقین دلایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ اس جہاد میں انہیں نہ صرف پاکستان بلکہ ساری اسلامی دنیا کی ہمدردی حاصل ہے۔

کشمیر میں ڈوگرہ اور ہندوستانی فوجوں کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر قریشی نے انسانیت کے نام پر تمام جمہوری طاقتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کشمیر کے مظلوم عوام کی مدد کو پہنچیں انہوں نے کہا کہ یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے ہٹلر اور مسولینی کے جنگی جرائم کا اتنا ڈھنڈورہ پیٹا تھا وہ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں اور ڈوگرہ سامراج کے ظلم و ستم کو نہیں دیکھ سکے انہوں نے متعلق اقوام متحدہ کے علمبرداروں سے اپیل کی کہ وہ کشمیر میں آئیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح ڈوگرہ فوجوں نے عوام کو بیدردی سے قتل کیا ہے

ناجائز طور پر باہر غلہ بھیجنے والے پاکستان کے دشمن ہیں

کراچی ۲۰ جولائی۔ سندھ کے ڈیپو خوراک مسٹر محمد اعظم نے غیر قانونی طور پر خوراک باہر لیجانے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ آئندہ ان کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی ان کو حکومت کا دشمن سمجھا جائے گا غیر قانونی طور پر خوراک لے جانے والوں میں بہت سے اچھے طبقے کے لوگ بھی شامل ہیں۔

پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے ڈپٹی خوراک سندھ نے کہا۔ کہ حکومت نے غیر قانونی طور پر سامان لیجانے والوں کے خلاف سخت پابندی لگائی ہوئی ہے۔ اور عوام کو کئی مرتبہ آگاہ کر دیا گیا۔ اب بھی یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ غیر قانونی طور پر خوراک کو پاکستان کے باہر بھیج رہے ہیں یہ فعل نہایت ہی غیر مہذب ہے ان کو محسوس نہیں ہوتا کہ ان کے قلیل منافع کی وجہ سے قوم کو کس قدر نقصان پہنچ رہا ہے۔

جو شخص غیر قانونی طور پر خوراک کو پاکستان سے باہر بھیجتا ہوا پکڑا گیا۔ اس کو بہت عبرتناک سزا دی جائے گی۔ اور اس کو ملک کا غدار گردانا جائے گا۔ جس شخص کا ہاتھ غیر قانونی طور پر خوراک روانہ کرنے میں ہوگا۔ وہ بھی اسی قدر سزا کا مستوجب ہوگا۔

ملایا میں بیمے نہیں بھیجے جا سکتے

سنگاپور۔ ۲۲۔ جولائی۔

ملایا کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے ڈاکخانہ جات کو حکم دیا ہے کہ وہ آئندہ بیمے لینے سے انکار کر دیں۔ تاکہ نقدی وغیرہ باغیوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ چونکہ بیمے عام ڈاک سے بھیجے جاتے ہیں ان کی حفاظت کے لئے کافی پولیس مہیا نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے ڈاکخانوں میں بیمے لینے بند کر دیئے

ہندوستانی فوج میں گورکھوں کی بھرتی

دہلی ۲۲ جولائی۔ ریاست نیپال کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہندوستان نے گورکھوں کو اپنی فوج میں بھرتی کرنے کی درخواست کی تھی۔ جس کے جواب میں نیپال نے دس بٹالین فوج بھرتی کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ اور جو اصولاً مستقل ہوتی سمجھی جائیں گی۔ ان فوجیوں کی ملازمت کی شرائط طے ہوگئی ہیں اور معاہدے پر کل کھٹمنڈو میں دستخط ہوگئے ہیں۔

انسانیت کی ترقی میں حصہ لیں۔